عبدالمجید سالک بحیثیت فارسی گو شاعر

ڈاکٹر عظمیٰ زرّیں نازیہ
اسسٹنٹ پروفیسر فارسی
پنجاب یونیورسٹی اورینٹل کالج، لاہور

ABDUL MAJEED SALIK AS A PERSIAN POET

Uzma Zareen Nazia, PhD
Assistant Professor of Persian,
University of the Punjab, Lahore

Abstract

Abdul Majeed Salik was a prominent name of Urdu journalism. He rose to fame for his literary contributions as well as his services he rendered for his nation. He served in different positions as a journalist. He was not only well versed in Urdu but also a very good scholar of Persian language and literature. He composed verses both in Urdu and Persian. This article focuses his poetic contributions especially in Persian language.

Keywords:
زمیندار، انقلاب، تہذیب نسواں، مولانا ظفر علی خان، عبدالمجید سالک، راہ ورسم منزلہا

معروف روزنامہ نگار، مترجم، فارسی اور اردو زبان کے شاعر عبدالمجید سالک ۱۳۱۲ق/۱۸۹۴ء میں بٹالہ (گورداسپور) میں پیدا ہوئے۔ انھوں نے ہر دو زبان میں سالک تخلص اختیار کیا۔ ان کا تعلق ایک دیندار گھرانے سے تھا۔ ان کے والد غلام قادر پٹھان کوٹ میونسپل کمیٹی کے سیکرٹری تھے اور دادا میاں میر محمد، عربی اور فارسی کے بڑے عالم اور دین دار شخصیت تھے۔ (۱) سالک نے ابتدائی تعلیم پٹھان کوٹ سے حاصل کی اور اسی شہر کے ہائی سکول میں بحیثیت معلم کام کرنے لگے۔ (۲) کچھ عرصے بعد سکول کی نوکری سے مستعفی ہو کر پٹھان کوٹ سے ایک ادبی مجلّہ ''ماہنامہ فانوس خیال'' بحیثیت ایڈیٹر شائع کرنا شروع کیا۔ اقبال، شبلی نعمانی، اکبرالہ آبادی اور سیماب اکبرآبادی جیسے ادیبوں کے نوشتے ''فانوسِ خیال'' کی زینت بنے۔ جون ۱۹۱۴ء سے مارچ ۱۹۱۵ء تک دس شمارے چھاپ دیےلیکن وسائل کی کمی کے باعث اس مجلّے کی مزید اشاعت عمل میں نہ آسکی۔ (۳) اسی سال ۱۹۱۵ء میں ادارہ دارالاشاعت پنجاب سے وابستہ ہوئے اور بحیثیت ایڈیٹر لاہور سے مجلّہ تہذیب نسواں اور پھول نکالنے لگے۔ (۴) ۱۹۲۰ء میں معروف شاعر اور اخبار نویس مولانا ظفر علی خان (۱۸۷۰۔۱۹۵۶) نے روزنامہ زمیندار کی ادارت سالک کے سپرد کر دی (۵) لیکن ٹھیک ایک سال بعد انگریز حکومت کے خلاف مقالہ لکھنے کے الزام میں قید کر دیے گئے (۶) اور جب رہا ہوئے تو ''زمیندار'' کی مسند ادارت پھر سے سنبھال لی۔ مارچ ۱۹۲۷ء میں روزنامہ انقلاب چھاپنا شروع کیا۔ ان کے فرزند عبدالسلام خورشید کے بقول روزنامہ ''انقلاب'' کا نام علامہ اقبال لاہوری نے تجویز کیا اور روزنامہ کے سرورق کے لیے ''انقلاب'' کے عنوان سے خود نظم کہی تھی جو مزدور اور سرمایہ دار کے متعلق تھی۔

خواجہ از خونِ رگِ مزدور سازد لعلِ ناب
از جفایِ دہ خدایان کِشت و دھقانان خراب
انقلاب انقلاب ای انقلاب (۷)

سالک نے قیامِ پاکستان کے بعد کراچی میں سکونت اختیار کی اور اس کے بعد ۱۹۵۳ء میں لاہور چلے گئے اور وہیں مقیم رہے۔ وہ اواخرِ عمر تک ادبی اور صحافتی سرگرمیوں میں مصروف رہے اور سینکڑوں مقالات لکھے، کتابیں لکھیں، تراجم کیے، اور شعر کہے۔

سالک نے ۶۵ سال علم و ادب اور ثقافت کے میدان میں خدمات انجام دیں۔ انھوں نے ۱۳۷۹ق/۱۹۵۹ء میں وفات پائی۔ (۸) ان کا جسدِ خاکی مسلم ٹاؤن لاہور میں سپردِ خاک کیا گیا۔ (۹)

سالک کا شمار اپنے زمانے کے معروف صحافیوں، نثر نگاروں اور شعرا میں ہوتا ہے۔ اخباروں کے کالم کے علاوہ انھوں نے فارسی اور اردو کے منظوم اور منثور آثار یادگار چھوڑے ہیں۔

منظوم آثار

راہ و رسمِ منزل ہا: ۱۹۲۲ء میں عبدالمجید سالک کا اردو اور فارسی پر مشتمل پہلا شعری مجموعہ ''راہ و رسم منزل ہا'' ان کے دوستوں خاص طور پر سید امتیاز علی تاج (۱۹۰۰۔۱۹۷۰ء) کی کوشش سے اس وقت چھپا جب سالک قید میں تھے۔ اور دوسری بار یہ مجموعہ ان کے بیٹے عبدالسلام خورشید (۱۹۱۹ء۔۱۹۹۵ء) چیئرمین شعبہ روزنامہ نگاری پنجاب یونیورسٹی نے ۱۹۶۰ء میں شائع کیا۔

یہ مجموعہ ۱۶۸ صفحات اور ۱۰۷ اردو اور فارسی غزلیات، نظموں، رباعیات، متفرق اشعار وغیرہ پر مشتمل ہے۔ عبدالسلام خورشید کے قلم سے صفحہ ۷ اور ۸ پر پیش لفظ ہے۔ ایس۔ اے رحمٰن نے مقدمہ لکھا ہے جو صفحہ ۹۔۱۳ پر درج ہے۔ کتاب کے آخر میں صفحہ ۱۶۴ اور ۱۶۵ پر سالک کی آپ بیتی ''سرگذشت'' سے شاعری کے آغاز اور اصلاح کے متعلق یادداشتیں ہیں۔ صفحہ ۱۶۶۔۱۶۸ پر ''راہ و رسم منزلہا'' کے ۱۹۲۲ء کے ایڈیشن میں ابوالبیان بیدل کا لکھا دیباچہ ہے۔ نیز فارسی کلام صرف درج ذیل صفحات پر ملتا ہے:

صفحہ نمبر ۳۴، ۵۰، ۷۴، ۱۰۲، ۱۱۰، ۱۱۲ پر نعت ہے، ۱۱۳۔۱۱۴، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۹، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۷ پر فارسی رباعی، ۱۴۰ منقبتِ شبیر شہید علیہ السلام، ۱۵۷۔

منثور آثار

نثر کے میدان میں عبدالمجید سالک نے اہم تصانیف یادگار چھوڑی ہیں۔

- سرگذشت: اردو زبان میں سالک کی خودنوشت سوانح عمری ہے جو ۱۹۵۵ء میں لاہور سے چھپی۔ اس کتاب میں ۱۹۴۷ء تک پیش آنے والے واقعات درج کیے ہیں۔

- یارانِ کہن: اردو زبان میں سالک کے دوستوں کا تذکرہ جو ۱۹۵۵ء میں لاہور میں چھپا۔ اس کتاب میں سالک نے جن دوستوں سے وابستہ یادوں اور کرداروں کا نقشہ کھینچا ہے ان کے نام یہ ہیں: مولانا محمد علی جوہر (۱۸۷۸۔۱۹۳۱ء)، مولانا شوکت علی (۱۸۷۳۔۱۹۳۷ء)، علامہ اقبال (۱۸۷۷۔۱۹۳۸ء)، مولانا ابوالکلام آزاد (۱۸۸۸۔۱۹۵۸ء)، سید ممتاز علی، مولانا ظفر علی خان (۱۸۷۰۔۱۹۵۶ء)، میاں افضل حسین (۱۸۷۷۔۱۹۳۶)، سردار سکندر حیات خان (۱۸۹۲۔۱۹۴۳ء)، مولانا حسرت موہانی (۱۸۷۵۔۱۹۵۱ء)، مولانا گرامی (۱۸۵۷۔۱۹۲۷ء)، مولانا احمد سعید دہلوی (۱۸۸۷۔۱۹۵۹ء)، خواجہ حسن نظامی (۱۸۷۸۔۱۹۹۵ء)، حکیم فقیر محمد چشتی (۱۸۶۶۔۱۹۵۲ء)، سید حبیب، مولانا تاجور نجیب آبادی (م ۱۹۵۱ء)، مولانا چراغ حسن حسرت (۱۹۰۴۔۱۹۵۵ء)، ڈاکٹر تاثیر (۱۹۰۲۔۱۹۵۰ء) اور مولانا بیدل شاہجہان پوری۔

سالک اپنے دوستانہ روابط کو ہلکے پھلکے انداز میں بیان کرتے دکھائی دیتے ہیں۔

- ذکرِ اقبال: یہ اہم اور خوبصورت کتاب ۱۹۵۵ء میں اردو زبان میں شائع ہوئی۔ دراصل سات ابواب میں اقبال کی سوانح عمری کو سمیٹا گیا ہے۔ سالک لکھتے ہیں:

''چونکہ اقبال کے ساتھ میری آشنائی نصف صدی سے زیادہ پر محیط تھی، ان کے بعض ملنے والوں اور عزیزوں سے بھی واقف تھا تو ادارۂ بزمِ اقبال نے مجھے اقبال کی زندگی کے واقعات مرتب کرنے کو کہا۔ اس لیے میں نے ذکرِ اقبال میں صرف اقبال کی زندگی کے مختلف پہلوؤں کا مفصّل ذکر کیا ہے۔(۱۰)

اسی کتاب کے آخر میں اقبال کے آثار کی ایک فہرست بلکہ مختصر ترین تعارف بھی پیش کیا ہے۔

- مسلم ثقافت ہندوستان میں: سالک کے اردو آثار میں یہ کتاب اہم ترین ہے۔ یہ کتاب مسلمانوں کی برصغیر پاک و ہند میں ایک ہزار سال کے طرزِ معاشرت پر روشنی ڈالتی ہے۔ بلاشبہ یہ کتاب ایک دائرۃ المعارف ہے۔ عبدالمجید سالک نے بہترین منابع اور ماخذ سے استفادہ کر کے یہ کتاب تحریر کی ہے۔ اس کتاب کو یونیسکو نے ۴۸ ڈالر کے انعام سے نوازا اور حکومت پاکستان نے بھی پانچ سو روپیہ ماہانہ وظیفہ علمی خدمات کے صلے میں دینا شروع کیا۔(۱۱)

- اسلام اور مسلمان: اسلام اور مسلمان سالک کی ریڈیو پر نشر ہونے والی اردو تقاریر کا مجموعہ ہے۔ جنھیں سالک نے ۱۹۵۰ء میں لاہور سے شائع کیا۔ اس کتاب میں اسلام سے متعلق درج ذیل موضوعات کا احاطہ کیا گیا ہے:
۱۔ لاالہ الا اللہ، ۲۔ محمد رسول اللہ، ۳۔ نماز، ۴۔ روزہ، ۵۔ حج، ۶۔ زکوۃ، ۷۔ جہاد، ۸۔ معاشرت اسلامی، ۹۔ معاشیات اسلامی وغیرہ

سالک کے اپنے بقول ۱۹۰۸ء میں چودہ برس کی عمر میں انھوں نے پہلا شعر کہا اور پھر پٹھان کوٹ اور بٹالہ کے مشاعروں میں باقاعدہ شرکت کرنے لگے۔(۱۲)

انھوں نے پہلے پہل مولانا حالی سے شاعری میں اصلاح کی درخواست کی بعد ازاں اپنے اشعار اقبال کو اصلاح کی غرض سے بھیجے۔ اقبال نے جواباً لکھا:

''آپ کے اشعار اچھے ہیں اگر شوق قائم رہا تو آپ بہت اچھے شاعر ہوں گے۔ یاد رکھیے طبیعت انسان کو آسمان سے ملتی ہے اور زبان زمین سے۔ اگر آپ کی طبیعت شاعرانہ ہے تو آپ خود بخود شعر گوئی پر مجبور ہوں گے۔ باقی رہی زبان تو اس میں میں موزوں استاد نہیں ہو سکتا۔ مثل مشہور ہے کہ شاعری ایک بے پیر افن ہے۔ لوگ اس مثل کو شاعری کی تحقیر میں استعمال کرتے ہیں لیکن اس میں بہت بڑی حقیقت ہے اور اگر آپ شاگردی پر مُصر ہی ہوں، تو منشی حیات بخش رسا رام پوری یا سید محمد احسن مارہروی میں سے کسی سے رجوع کیجیے یہ دونوں مرزا داغ کے شاگردوں میں ممتاز درجہ رکھتے ہیں''۔(۱۳)

پس رسارام پوری سالک کے اشعار کے اصلاح کرتے رہے اور ڈیڑھ سال بعد ہی رسا نے ان کی شاعری کو اصلاح سے بے نیاز قرار دے دیا۔

عبدالمجید سالک نے اردو اور فارسی دونوں زبانوں میں اشعار کہے۔ فارسی میں وہ غالب اور اقبال کے مقلد ہیں۔ان کے اسلوب یا سبک کو سبکِ پاکستانی کہنا چاہیے۔(۱۴) سالک کی فارسی غزل اور نظم ان کے بہترین ذوق کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔ ندرتِ خیال ان کی شاعری کی خصوصیت ہے۔

پیام بیداری کے عنوان سے یہ فارسی نظم دیکھیے:

تو ای کہ بی خبر گردشِ سپہراستی　　به این سکون و گران خوابی قرار مخسپ
شنو کہ سازِ حوادث بہ ہر نوا گردید　　کہ زینہار درین دیر ہوشیار مخسپ
بہ ہوش باش کہ گفتست صائب آگاہ　　به زیرِ گنبدِ گردونِ فتنہ بار مخسپ (۱۵)

سالک کی زبان سادہ اور آسان فہم ہے لیکن تغزل بلا کا ہے۔ نادر تشبیہات اور سحر انگیز استعارات کا استعمال شاعری کو مزید نکھار دیتا ہے:

بیار بادہ کہ فصلِ بہار باز آمد　　صبا بہ تربیت لالہ زار باز آمد
شراب کہنہ بہ پیمانۂ دلم جوشید　　کہ عہد مغبچۂ عشوہ کار باز آمد (۱۶)
فصلِ گل آمد و گلزار ہمانست کہ بود　　غمزۂ نرگسِ بیمار ہمانست کہ بود (۱۷)

بگو کہ سُست شد آہنگِ بربطِ ہندی　　بہ ہند نغمۂ چنگِ حجازیان برسان
بگو ریاضِ عرب سوخت از ہوایِ عجم　　دگر نسیم بہاران بہ گلستان برسان (۱۸)

تلمیح یوسف کی مثال:

ز طوفانِ جمالت ذرہ ذرہ یوسفِ تان شد
چرا از مصرِ ہستی بر نمی خیزد زلیخایی (۱۹)

سالک کا سبک سبک پاکستان کے ساتھ سبک بازگشت ادبی کا رنگ لیے ہوئے ہیں۔ آسانی کی طرف مائل ہے۔ وہ صرف شاعر نہیں بلکہ فلسفی اور مفکر بھی ہے۔(۲۰)

ان کے بیشتر اشعار کا موضوع آزادی، استقلال، اسلام اور ایران دوستی وغیرہ ہے۔ مثال کے طور پر ''خیر مقدم وفد فرہنگی'' کے عنوان سے یہ نظم:

ای حاملانِ دانشِ ایران خوش آمدید　　در علم باشما کہ تواند برابری
ملکِ شماست رہبر سُکّانِ ارضِ پاک　　ز ایران گرفتہ ایم متاعِ سخن وَری

آموختیم فلسفہ و حکمت و غزل — از حافظ و نظامی و سعدی و انوری
فرہنگِ ما کجا و زبان ہای ہندگو — اردو مذاقِ لطفِ سخن یافت از دری
از پارس گشتہ ایم زرِ کامل العیار — از چرکِ غیر حالی و از غلّ وغش بری
شاہانِ تان اکابرِ تان شاعرانِ تان — بردند دل بہ سروری و ہم بہ دلبری
ایران و پاک از نظرِ الفت و خلوص — ہستند بی مثال تہِ چرخِ چنبری
مائیم قدر دان و خریدارِ یک دگر — مائیم ہر دو گوہر و ہم ہر دو جوہری

ہموارہ باد میہنِ تان خوب و سربلند
زیرِ لوایِ ضیغم و خورشیدِ خاوری(۲۱)

احمد ندیم قاسمی، عبدالمجید سالک کو اپنا استاد مانتے ہیں۔ ان کی ہنرمندی کے قائل ہیں۔ ان کے نزدیک اگرچہ عبدالمجید سالک اردو صحافت میں بلند مرتبہ رکھتے ہیں لیکن وہ اول و آخر ایک ہنرمند ہیں۔(۲۲)

سالک کی اردو شاعری کُلّی طور پر فارسی کے زیر اثر ہے۔ ان کی اردو شاعری میں فارسی کی ایسی آمیزش ہے کہ بعض جگہ مکمل شعر کا اور بعض جگہ فارسی مصرعوں کا پیوند لگایا ہے اور فارسی تراکیب تو جا بجا دکھائی دیتی ہیں۔ کہیں اپنا فارسی شعر، کہیں صائب، کہیں غالب اور کہیں اقبال کے ابیات کا پیوند لگاتے ہیں۔ یہ بھی کہنا غلط نہ ہوگا کہ اردو میں فارسی آمیزش ان کی شاعری پر اقبال کے ہنر وفکر کی گہری چھاپ کو ظاہر کرتی ہے۔

اردو کی نظم ''گلفروش و باغباں'' میں اردو اشعار کے آخر میں غالب کے فارسی شعر کا پیوند لگایا ہے:

یہ حال دیکھ کر مظلومی مسلماں کا — مری زبان پہ ہے شعرِ غالبِ سرمست
''زگلفروش ننالم کہ اہل بازار است — تپاکِ گرمیِ رفتار باغبانم سوخت(۲۳)

اور اسی طرح ایک اور اردو نظم کے آخر میں سعدی کے شعر کا اضافہ کیا ہے:

جو بازاروں میں ہیں دست و گریبان جوشِ وحشت سے — انھیں پھر عقل کی کھوئی ہوئی دولت عطا کردے
درخت دوستی بنشان کہ کامِ دل ببار آرد — نہالِ دشمنی برکن کہ رنج بی شمار آرد(۲۴)

سالک عاشق رسول تھے حتیٰ کہ ان کی آرزو تھی کہ حضرت محمد ﷺ کی طرح ۶۳ سال کی عمر میں اس دنیا سے رخصت ہوں لیکن ان کی یہ آرزو پوری نہ ہو سکی اور وہ ۶۵ سال کی عمر میں فوت ہوئے۔

ایس۔ اے رحمٰن، راہ و رسمِ منزلہا کے مقدمہ میں لکھتے ہیں:

''کہ حُبّ نبی کا سوتا بھی بار بار پاکیزہ نعت کی صورت میں پھوٹتا نظر آتا ہے''۔(۲۵)

عام طور پر سالک کی نعت کا موضوع یثرب سے دوری اور وطن میں قید یعنی اپنی حالتِ زار کا گلہ شکوہ نبی پاک کے حضور میں ہے اور کبھی کبھی عندلیب و بوستان کے استعارے بروئے کار لائے ہیں:

خزان آمد کہ خونِ عندلیبِ بوستان ریزد
چو برگ از شاخِ گل ریزد ز منقارش فغان ریزد(۲۶)

نعت کے علاوہ منقبت اہل بیت بھی کہی خاص طور پر امام حسین علیہ السلام کی شان میں راہ ورسم منزلہا کے صفحہ نمبر ۱۴۰ پر شبیر شہید کے عنوان کے تحت اشعار کہے ہیں۔

عبدالمجید سالک جیسے نابغۂ روزگار کے لیے ابوالبیان بیدل نے ''راہ ورسمِ منزلہا'' کے دیباچے میں لکھا:

''سالک صاحب کی طبعِ رسا کے ہمہ گیر ہونے کا ایک بیّن ثبوت ہے کہ جس طرح ادب کے ہر شعبے پر قادر ہیں، اصنافِ سخن میں نظم ونثر دونوں قدرتیں ہم عناں پائی ہیں۔ اردو کی سحر طرازیاں بزمِ شعر وسخن مین سرودِ طرب سمجھی جاتی ہیں تو فارسی کی خوش نوائیاں بھی ہم صفیرِ حیرت ہیں''۔(۲۷)

☆☆☆☆☆☆

حوالے

(۱) سالک، عبدالمجید، راہ ورسم منزل ہا، مرتبہ عبدالسلام خورشید، الحدید، لاہور، ۱۹۶۰ء، ص ۹

(۲) خورشید، عبدالسلام، سالک نامہ، مغربی پاکستان، اردو اکیڈمی، لاہور، ۱۹۵۵، ص ۲۴

(۳) رضوی، سبط حسن، فارسی گویان پاکستان، مرکز تحقیقات فارسی ایران و پاکستان، اسلام آباد، ۱۹۷۴ء، ص ۳۰۵

(۴) عبدالرشید، خواجہ، تذکرہ شعرائے پنجاب، اقبال اکیڈمی کراچی، ۱۹۶۷ء، ص ۱۷۰

(۵) رضوی، سبط حسن، فارسی گویان پاکستان، مرکز تحقیقات فارسی ایران و پاکستان، اسلام آباد، ۱۹۷۴ء، ص ۳۰۵

(۶) خورشید، عبدالسلام، سالک نامہ، مغربی پاکستان، اردو اکیڈمی، لاہور، ۱۹۵۵، ص ۴۷

(۷) ایضاً، ص ۱۱۹

(۸) عبدالرشید، خواجہ، تذکرہ شعرائے پنجاب، اقبال اکیڈمی کراچی، ۱۹۶۷ء، ص ۱۷۰

(۹) سلیچ، محمد منیر احمد، وفیاتِ نامورانِ پاکستان، لاہور، ۲۰۰۶ء، ص ۵۳۱

(۱۰) سالک، عبدالمجید، ذکرِ اقبال، لاہور، ۱۹۵۵ء، ص ۳

(۱۱) یزدانی، عبدالحمید، سالک (مقالہ) نقوش، لاہور نمبر، شمارہ ۹۲، لاہور، ۱۹۶۲ء، ص ۸۹۴

(۱۲) سالک،عبدالمجید،سرگذشت،لاہور۱۹۵۵ء،ص۲۱

(۱۳) ایضاً،ص ص۲۱۔۲۲

(۱۴) رضوی،سبط حسن،فارسی گویان پاکستان،مرکز تحقیقات فارسی ایران و پاکستان،اسلام آباد،۱۹۷۴ء،ص۳۰۶

(۱۵) سالک،عبدالمجید،راہ ورسم منزل ہا،مرتبہ عبدالسلام خورشید،الحدید،لاہور،۱۹۶۰ء،ص۳۴

(۱۶) ایضاً،ص۵۰ (۱۷) ایضاً،ص۴۷

(۱۸) ایضاً،ص۱۱۲ (۱۹) ایضاً،ص۱۲۹

(۲۰) رضوی،سبط حسن،فارسی گویان پاکستان،مرکز تحقیقات فارسی ایران و پاکستان،اسلام آباد،۱۹۷۴ء،ص۳۰۶

(۲۱) سالک،عبدالمجید،راہ ورسم منزل ہا،مرتبہ عبدالسلام خورشید،الحدید،لاہور،۱۹۶۰ء،ص۱۳۳

(۲۲) قاسمی،احمد ندیم،سالک صاحب (مقالہ)،مجلۂ نقوش،شخصیات نمبر شمارہ۱۰،چاپ دوم،لاہور،۱۹۵۶ء،ص۶۶۸

(۲۳) سالک،راہ ورسم منزلہا،ص۹۸

(۲۴) ایضاً،ص۹۳ (۲۵) ایضاً،ص۱۰

(۲۶) ایضاً،ص۱۱۳ (۲۷) ایضاً،ص۱۶۷